## ’بچے والد کے لیے روتے ہیں‘

*محمد اسماعیل کے ساتھ ساتھ اُن کے سکول کے چپراسی عبدالرحمن بھی لاپتہ ہیں اور اُن کی اہلیہ کنیز اختر اپنے شوہر کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ کنیز کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ان کا اپنا گھر بھی نہیں ہے۔*

کینز اختر کہتی ہیں’میرے شوہر کو بھی پندرہ مارچ کو ہی پوسٹ پر لے گئے اور اس کے بعد سے ان کا کوئی پتہ نہیں ہے کہ فوجی ان کو کہاں لے کر گئے ہیں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ میں اکیلی عورت ہوں، میرا کوئی بھائی نہیں کوئی بہن نہیں۔ ان بچوں کا کوئی تایا، چاچا نہیں جو ان بچوں کے سر پر ہاتھ رکھے۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے دوران بھارتی افواج کی گولہ باری کے باعث میرا گھر تباہ ہوا تھا اور میں کسی اور کے گھر میں رہتی ہوں۔
گھر میں کمانے والا صرف میرا شوہر ہی تھا، میں اکیلی عورت ہوں۔ ان بچوں کو لے کر کہاں جاؤں۔

’میں نے بچوں کو اسکول سے بھی ہٹا دیا۔ لوگوں کے بچے سکول میں پڑھتے ہیں اور میرے بچے والد کے لیے روتے ہیں کہ وہ کہاں گئے۔ محمد اکرم صاحب اور میں نے اپنے عزیزوں کی بازیابی کے لئے کوٹلی کے ڈپٹی کمشنر اور علاقے کی فوج کے کمانڈر سے ملاقاتیں بھی کیں۔

ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ہمارے عزیز گھر واپس پہنچ جائیں گے لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچے۔‘